بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

جماعت اسلامی کے خلاف

الزامات کی حقیقیت

رام پور میں ایک عرصہ سے جماعت اسلامی کے خلاف ایک مخصوص طبقہ کی طرف سے مخالفت کی ایک باقاعدہ مہم جاری کی گئی ہے جس کے سلسلہ میں مخالفت کے وہ تمام انداز اختیار کئے جا رہے ہیں جو یقیناً پسندیدہ نگاہوں سے دیکھے نہیں جا سکتے۔ یہ تمام باتیں ہمارے علم میں ہیں لیکن ہم نے اب تک بالقصد ان کی طرف سے آنکھیں بند رکھی ہیں جس کی بنیادی وجہ تو یہ ہے کہ ہم اصولاً ہنگامہ آرائی کو ناپسند کرتے ہیں اور خاص طور سے اس زمانہ میں جبکہ ہندوستان میں اسلام اور مسلمانوں دونوں کے لئے حالات نہایت نازک ہیں اس طرح کی باتوں کو انتہائی مہلک سمجھتے ہیں، اس لیے اگر ہمارے مخالفین کو حالات کی اس نزاکت کا احساس نہیں ہے تو اس کی وجہ سے ہم اپنے لیے اسے جائز نہیں سمجھتے کہ آنکھیں رکھتے ہوئے حالات سے بالکل بے تعلق بن جائیں اور حالات کی اصلاح و درستگی میں اپنا جو وقت اور قوت صرف کر سکتے ہیں اسے ہم فضول بحثوں اور مناقشوں میں ضائع کریں۔

اس بنیادی وجہ کے ساتھ ہماری خاموشی کی ایک دوسری وجہ بھی رہی ہے اور وہ یہ ہے، کہ ہمیں یہ اطمینان تھا کہ کم از کم اہل رام پور کی حد تک ہمیں اس سلسلہ میں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی کیونکہ یہاں کے لوگ جماعت کی دعوت و تبلیغ سے ایک عرصہ سے اچھی طرح واقف ہیں اور اس کے ساتھ ہی یہاں جماعت کا مرکز ہونے کی وجہ سے انہیں تحقیق حال کی ہر طرح کی سہولتیں

بھی حاصل ہو جن کی طرف رجوع کیے بغیر وہ ہمارے بارے میں کوئی رائے قائم نہیں کریں گے
اور میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ ہمارا یہ حسن ظن غلط ثابت نہیں ہوا چنانچہ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ
مخالفین کی مخالفتیں بہت حد تک بے اثر ہیں لیکن اسی کے ساتھ ہم یہ بھی محسوس کرتے ہیں
کہ بہت سے لوگ جن کو اتنی فرصت نہیں ہے کہ وہ ہم سے مل کر تحقیق حال کریں یا ہمارا
لٹریچر پڑھ کر ہمارے بارے میں کوئی رائے قائم کریں وہ اپنی ناواقفیت کی بنا پر ہمارے خلاف
غلط بیانیوں سے کچھ نہ کچھ متاثر بھی ہو جایا کرتے ہیں اس لیے ہم ضرورت محسوس کرتے
ہیں کہ رام پور میں خاص طور سے ہمارے خلاف جو غلط باتیں مشہور کی جا رہی ہیں
ان کے سلسلہ میں اپنا نقطہ نظر اختصار کے ساتھ واضح کر دیں تاکہ اس طرح کے لوگ بے وجہ
ہمارے بارے میں کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ رہیں۔ ابھی حال میں شہر رام پور کے دو معتقد رہنما گروہ
جناب مولانا حکیم نذیر احمد صاحب عرف دھومی خاں اور مولانا ضیاء اللہ خاں صاحبان نے
مولانا ابو اللیث صاحب امیر جماعت اسلامی کو ایک خط لکھا تھا جس میں اسی طرح کے الزامات کی
حقیقت معلوم کی گئی ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس خط اور اس کے جواب کو
عام پبلک کی آگاہی کے لیے شائع کر دیں۔ اس کے دیکھنے سے لوگ بآسانی اندازہ
کر سکیں گے کہ ہم پر کس طرح کے بے سروپا الزامات لگائے جاتے ہیں اور اصل حقیقت
کیا ہے۔ سہولت کی خاطر پہلے ہم حضرات مستفسرین کا مضمون خط اور اس کا جواب درج
کر رہے ہیں اور اس کے بعد الزامات اور ان کے جوابات بالترتیب درج کیے
جائیں گے۔

محمد یوسف

قیم جماعت اسلامی ہند رام پور

خط بنام جناب مولانا ابو اللیث صاحب امیر جماعت اسلامی ہند

جناب محترم! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ - ابھی چند دن ہوئے کہ جماعت اسلامی کے خلاف رام پور اور باہر کے کئی عالموں کے فتوے شائع ہوئے ہیں جن میں مولانا مودودی صاحب کی کتابوں کو سامنے رکھ کر پوری جماعت کی گمراہی کا فیصلہ کیا گیا ہے اور تمام مسلمانوں کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ اس جماعت سے پرہیز کریں - ان فتووں میں جو الزام لگائے گئے ہیں وہ بظاہر بہت سخت نظر آتے ہیں اس لیے ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ یہ الزام کہاں تک صحیح ہیں اس مقصد کے لیے ہم آپ کی خدمت میں کچھ سوال بھیج رہے ہیں مہربانی کر کے ان سوالات کا جواب دیکر تمام مسلمانوں کو کسی صحیح نتیجے پر پہونچنے کا موقع عطا فرمایئے -

طالب اصلاح - حکیم نذیر احمد عرف دھومی بقلم - ضیاء اللہ خان عفی عنہ

جواب از مولانا ابو اللیث صاحب امیر جماعت اسلامی ہند

مکرمی و محترمی وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ - میں جماعت اسلامی کی طرف سے آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے جماعت کے متعلق علماء کے فتووں کو پڑھ کر یہ مناسب جانا کہ ہم سے براہِ راست سوال کر کے ہمارے عقیدوں کو معلوم کریں۔ یہ بات میں نہایت یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ رام پور اور دیوبند وغیرہ کے اہل علم نے ہمارے ساتھ انصاف سے کام نہیں لیا انھوں نے ہماری کتابوں کے ادھر ادھر سے ٹکڑے لیکر ان سے خود ہی ایک مطلب نکالا جو ہمارے پورے مضمون کے خلاف تھا اور صرف ان کی بنیاد پر ہماری گمراہی کا فتویٰ دیدیا میں نے ان میں سے متعدد حضرات سے مل کر یا بذریعہ تحریر اس کی خواہش کی کہ فتوے لکھنے سے پہلے ہمیں اظہار وضاحت کا موقع دیں کہیں ایسا نہ ہو کہ جو جرم تم ہم پر عائد کریں اس سے ہم بری ہوں - مگر خدا جانے

یعد ان حضرات نے اس کی ضرورت محسوس کیے بغیر فتوے دیدئے اور دستخط کرنے والوں نے اصل کتابوں کو دیکھے بغیر ان پر دستخط کردئے۔ حالانکہ یہ طریقہ کسی طرح بھی مناسب نہ تھا۔ بہرحال ان فتووں کی صحیح نوعیت سے میں اس موقع پر بحث کرنا مناسب نہیں سمجھتا اس کے لیے رسالہ "زندگی" بابت ماہ جون وجولائی ۱۹۵۱ء کا مطالعہ مفید ہوگا۔

آپ کے سوالوں کے جواب میں ہم نے کوشش کی ہے کہ اپنے خیالات کو بالکل کھول کر بیان کردیں تاکہ کوئی بات پوشیدہ نہ رہ جائے۔ اس سے کئی فائدے حاصل ہوسکتے ہیں۔

(۱) پہلا یہ کہ جو حضرات غلط فہمی سے مگر اخلاص کے ساتھ ہماری مخالفت کر رہے ہیں وہ جوابات کے بعد ہماری مخالفت ترک کردیں گے۔

(۲) دوسرا یہ کہ جن صاحبوں نے ہماری کتابیں نہیں پڑھی ہیں اور نہ انھیں پڑھنے کا موقع ہے وہ ان جوابوں کو دیکھ کر ہمارے خلاف غلط سلط باتوں کو نہیں مانیں گے

(۳) تیسرا یہ کہ شاید ان لوگوں کو بھی اپنی خطرناک روش پر دوبارہ نظر ڈالنے کا موقع ملے، جو ہماری مخالفت ہی کو اپنا اوڑھنا، بچھونا بنائے ہوئے ہیں۔ وہ ایک بڑی آزمائش میں مبتلا ہیں اس لیے ان کا ہم پر یہ حق ہے کہ ہم انھیں اس سے بچانے کی پوری کوشش کریں۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ اس اظہار حقیقت کے بعد انھیں اپنا رویہ بدل ڈالنے کی توفیق ہو۔ اور اگر بدقسمتی سے ایسا نہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کم از کم یہ تو ضرور ہوگا کہ کل اللہ تعالیٰ کے حضور ہم اپنے فرض سے سبکدوش قرار پائیں گے اور یہ حضرات اپنے عمل کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

آخر میں ہم دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں، آپ کو اور عام مسلمانوں کو اپنی اطاعت اور اپنے رسول کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام۔ ابواللیث

سوالات وجوابات

سوال۱ - کیا جماعت اسلامی کا مرکز پاکستان میں ہے اور ہندوستان کی جماعت اس کی شاخ ہے ؟

جواب - ہندوستان کی جماعت اسلامی کا پاکستانی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے جو لوگ ہم پر یہ تہمت لگاتے ہیں وہ ہمارے ساتھ نہیں بلکہ ہندوستان کے عام مسلمانوں کے ساتھ دشمنی برتتے ہیں کیونکہ اس صورت میں حکومت ہند کو یہ شبہ کرنے کا موقع مل سکتا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان ہندوستان میں رہتے ہوئے پاکستان سے سیاسی تعلق رکھتے ہیں جو حقیقت میں بالکل غلط ہے ۔

سوال۲ کیا مولانا مودودی صاحب نے کوئی نیا مذہب ایجاد کیا ہے ۔ ؟

جواب ہرگز نہیں بلکہ وہ تو اسی مذہب (اسلام) کی پیروی اور تبلیغ کر رہے ہیں جسے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوند عالم کی طرف سے دنیا میں پھیلایا ہے

سوال۳ کیا جماعت اسلامی کا رکن بننے کے لیے یہ ضروری ہے کہ مولانا مودودی صاحب کی ہر رائے کو مانا جائے ؟

جواب - ہرگز نہیں اس لیے کہ مولانا مودودی صاحب معصوم نہیں ہیں ان سے بھول چوک ہو سکتی ہے - چنانچہ خود جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں جو ان کی متعدد ذاتی رایوں سے جن کا اصل دعوت سے کوئی تعلق نہیں ہے اختلاف رکھتے ہیں - خود مولانا مودودی صاحب نے بھی کھول کر لکھ دیا ہے کہ جماعت کا رکن بننے کے لیے ان کی ہر بات کا ماننا ضروری نہیں ہے - ملاحظہ ہو روداد حصہ اول صفحہ ۱۸ - ۱۹ -

سوال۴ - کیا آپ ان مسلمانوں کو مسلمان نہیں جانتے جو جماعت میں داخل نہیں ہیں ؟

جواب - لاحول ولا قوۃ الا باللہ - خدا نہ کرے کہ ہم ایسا بُرا عقیدہ رکھیں - چنانچہ جماعت کے دستور میں اس کو ظاہر بھی کر دیا گیا ہے ۔ ص ۲۷

سوال - کیا مولانا مودودی صاحب نبی یا مہدیِ موعود ہونے کا دعویٰ کر چکے ہیں یا کرنے والے ہیں؟

جواب - مولانا مودودی صاحب نے ابھی تک اس طرح کا کوئی دعویٰ نہیں کیا ہے۔ اور ان کی سمجھ بوجھ سے یہ اندیشہ نہیں ہے کہ وہ ایسا نادانی کا کام کریں گے لیکن خدا نہ کرے انھوں نے ہماری زندگی میں ایسی غلطی کی تو دوسرے مسلمانوں کی طرح ہم بھی ان کے اس دعویٰ کو نہ مانیں گے اور پوری قوت سے اس کی مخالفت کریں گے۔

سوال - کیا بقول بعض معترضین خارجیوں کی طرح آپ بھی عمل کو ایمان کا جز جانتے ہیں؟

جواب - جماعت اسلامی کے ارکان میں حنفی بھی ہیں اور غیر حنفی یعنی شافعی اور اہل حدیث بھی ان میں جو امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے مسلک کو ماننے والے ہیں وہ عمل کو ایمان کا جزو قرار نہیں دیتے، باقی دوسرے لوگ عمل کو ایمان کا جزو سمجھتے ہیں چونکہ امام مالک امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام مسلم دوسرے محدثین کرام اور شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہم جیسے علمائے امت عمل کو ایمان کا جزو قرار دیتے ہیں اس لئے ہم اس عقیدہ کے لوگوں کو سچا مسلمان جانتے ہیں۔ جن رامپوری اہل علم نے ہمارے خلاف فتویٰ دیتے ہوئے عمل کو ایمان کا جزو قرار دینا صرف خارجیوں اور معتزلیوں کا عقیدہ لکھا ہے انھوں نے ان علمائے امت کی سخت توہین کی ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کوتاہی کو معاف فرمائے۔ دراصل خارجیوں کا مخصوص عقیدہ یہ ہے کہ گناہِ کبیرہ سے انسان کافر ہو جاتا ہے یہ عقیدہ اہل سنت کے خلاف ہے، خدا اس بُرے عقیدہ سے سب مسلمانوں کو بچائے۔

سوال - کیا آپ اپنی جماعت کو مسلمانوں سے الگ کوئی فرقہ قرار دیتے ہیں۔

جواب ۔ ہرگز نہیں ہم نے کبھی ایسا خیال نہیں کیا۔ لیکن ہمارے مخالفوں کی یہ خواہش ضرور ہے کہ وہ ہمیں عام مسلمانوں سے جدا کر دیں ۔ جہاں تک ہماری کوشش کا تعلق ہے انشاء اللہ ہم ایسا ہرگز نہ ہونے دیں گے ۔

سوال ۔ کیا آپ عام مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ یا حرام جانتے ہیں ؟

جواب :۔ ہرگز نہیں ۔ بلکہ ہم تو جب کبھی اتفاق ہوتا ہے ان حضرات کے پیچھے بھی نماز پڑھنے سے پرہیز نہیں کرتے ، جو ہمیں گمراہ بتانے اور ہمارے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں ۔

سوال :۔ کیا آپ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی خلافت کو خلافت راشدہ نہیں مانتے ؟ اور ان کی ذات گرامی کو اسلام کی بربادی کا سبب بتاتے ہیں ؟

جواب :۔ استغفر اللہ ۔ بلکہ ہم تو کسی صاحب عقل مسلمان سے یہ توقع نہیں رکھتے کہ وہ حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی مرتضیٰؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا خلیفہ نہ مانے گا ہمارا عقیدہ ہے کہ جو شخص انہیں اسلام میں فتنہ و فساد پھیلانے والا یا اس کا باعث جانے وہ سنی نہیں خارجی ہے ۔ ان کی ذات گرامی سے اسلام کو بہت بڑے بڑے فائدے پہونچے ہیں جن کا صحیح حدیثوں میں ذکر موجود ہے ۔

اگر ہماری کسی عبارت سے کوئی شخص کچھ اور مطلب نکالے تو ہم اسکی ذمہ داری سے عنداللہ بری ہیں ۔

سوال :۔ کیا آپ صحابہ کرام اور دوسرے بزرگان دین کی توہین کرتے ہیں اور ان کی اسلامی خدمات کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے ؟

جواب :۔ خداوند عالم ہمیں اور تمام مسلمانوں کو اس خباثت سے محفوظ رکھے ۔ نہ ہم صحابہ رضی اللہ عنہم اور دوسرے بزرگان دین کی توہین کرتے ہیں اور نہ ان کی اسلامی خدمات کو بری نظر سے دیکھتے ہیں بلکہ ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی سچی تعلیم ان بزرگوں نے ہی ہم تک پہونچائی ہے اور انھیں کی پیروی ہر مسلمان کے لیے باعث سعادت ہے۔

سوال ۱۱: کیا آپ تصوف کو نہیں مانتے اور اسے بدعت، یوگ اور رہبانیت قرار دیتے ہیں؟

جواب: تصوف کے بارے میں پوری جماعت کا کوئی عقیدہ یا خیال نہیں ہے ہماری جماعت میں ایسے ارکان بھی شامل ہیں جو کسی بزرگ کے مرید ہیں۔ اور ایسے بھی جو پیری مریدی کے قائل نہیں۔ ہاں اس پر سب کا اتفاق ہے کہ تصوف کے نام سے کسی ایسی بات کو تسلیم نہ کیا جائے جو خدا اور اس کے رسول کی تعلیمات کے خلاف ہو۔ باقی رہا اصل تصوف جسے احسان کہا جاتا ہے اس کا ہم میں سے کوئی ایک بھی منکر نہیں ہے بلکہ اس کو نہایت ضروری سمجھتا ہے۔

سوال ۱۲: کیا آپ کی جماعت غیر مقلد ہے اور امام ابو حنیفہؒ کو نہیں مانتی؟

جواب: جماعت اسلامی کو تقلید اور عدم تقلید سے کوئی بحث نہیں ہے۔ ہم میں حنفی بھی ہیں، شافعی بھی اور اہل حدیث بھی۔ چونکہ ہم ان سب کو سچا مسلمان ہی مانتے ہیں اس لیے انھیں بھی جماعت اسلامی کا رکن بنا لیتے ہیں۔ ہم اپنے مخالفوں کی طرح غیر مقلدوں کو گمراہ بتانے کو کبھی تیار نہیں۔ اس لئے کہ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی تابعداری کرتے ہیں۔

شائع کردہ شعبہ نشر و اشاعت جماعت اسلامی ہند رام پور

مطبوعہ ناظم پریس رامپور